مرزا محمود سرحدی

(۱۹۱۳ء-۱۹۶۷ء)

مرزا محمود سرحدی مردان میں پیدا ہوئے۔اصل نام عبداللطیف تھا۔تعلیم کا سلسلہ مردان ہی میں مکمّل ہوا۔عملی زندگی کا آغاز فوج کی ملازمت سے کیا مگر اسے غیر موزوں پا کر ملازمت چھوڑ دی۔اس کے بعد شعبۂ تعلیم سے منسلک ہو گئے اور گورنمنٹ ہائی سکول پشاور میں تدریس کے فرائض انجام دیتے رہے۔ بعدازاں علامہ مشرقی ہائی سکول پشاور کے ہیڈ ماسٹر مقرر ہوئے۔زندگی کے بعض مرحلوں پر انھیں کلرکی اور مزدوری بھی کرنی پڑی۔انھوں نے عمر بھر شادی نہیں کی۔آخری عمر میں دمے کا شکار رہے۔طالبِ علمی کے زمانے ہی سے شعر کہنے لگے تھے۔

محمود سرحدی اردو طنز و مزاح میں ممتاز حیثیت کے حامل ہیں۔ان کے طنز و مزاح پر مقامی ماحول کا بہت اثر ہے۔وہ اپنے اردگرد کی صورتِ حال کی مضحک تصویریں نہایت مہارت کے ساتھ نمایاں کرتے ہیں، جن میں طنز کا عنصر نہایت گہرا ہوتا ہے۔عوامی اور معاشرتی مسائل پر ان کا قلم خوب رواں ہوتا ہے۔

پشاور کے جریدے سنگِ میل کے ذریعے سے وہ ادبی حلقوں میں متعارف ہوئے۔ان کی زندگی میں ان کا شعری مجموعہ سنگینے شائع ہوا۔دوسرا مجموعہ اندیشۂ شہر بعداز مرگ ۱۹۷۰ء میں چھپا۔کچھ غیر مطبوعہ کلام بھی موجود ہے۔

مال گودام روڈ

تدریسی مقاصد

۱۔ طلبہ کو محمود سرحدی کی مزاحیہ اور طنزیہ شاعری سے واقف کرانا۔
۲۔ محمود سرحدی کی شاعری کی شعری خوبیاں نمایاں کرنا۔
۳۔ طلبہ پر موجودہ معاشرے میں پائی جانے والی چند خامیاں واضح کرنا۔

یوں تو میرے شہر میں سڑکیں کئی ہیں لازوال
لیکن اک ایسی سڑک بھی ہے نہیں جس کی مثال

اس کی چھاتی پر کئی ٹانگے اُلٹ کر رہ گئے
سیکڑوں گھوڑوں کا اس پر ہو چکا ہے انتقال

آس پاس اس کے جو بستے ہیں نہ ان کی پوچھیے
جس قدر ویراں ہے یہ، ہیں اس قدر وہ خستہ حال

رونقیں ہی رونقیں ہیں جس طرف بھی دیکھیے
چیخنے لگتے ہیں اس پر شام ہوتے ہی شِغال

لاریاں پٹرول کی دیکھو گے اس پر صبح و شام
ورنہ انساں تو نظر آتا ہے اس پر خال خال

اس میں ایسی کھائیاں ہیں ایسے ایسے غار ہیں
دفن ہو سکتا ہے جن میں آدمی بعد از وِصال

ڈگمگا جاتے ہیں ریڑھے لڑکھڑا جاتی ہے جیپ
واپس آ جائے سلامت سائیکل کی کیا مجال

مینہ برس جائے تو چل سکتی ہیں اس پر کشتیاں
ڈوب جانے کا بھی ہو جاتا ہے اکثر احتمال

اس کی ڈھلوانوں پہ موٹر کا دھڑک جاتا ہے دِل
اس کے موڑوں پر لرز جاتے ہیں اکثر باکمال

اس پہ جانے کا کبھی ہوتا ہے جس کو اتفاق
اس کے لَوٹ آنے کا پیدا ہی نہیں ہوتا سوال

سوچتا رہتا ہوں کب میرے وظیفے کی طرح
اس کی بدحالی کا آتا ہے حکومت کو خیال

(اندیشۂ شہر)

☆☆☆☆

مشق

۱۔ مندرجہ ذیل سوالات کے جواب تحریر کیجیے:

(الف) شاعر کس سڑک کو بے مثال کہ رہا ہے؟

(ب) مذکورہ سڑک پر گھوڑوں پر کیا بیتی؟

(ج) سڑک پر چلنے والی کن سواریوں کا حلیہ بگڑتا ہے؟

(د) سڑک پر جسے جانا پڑے، اس کا انجام کیا ہوتا ہے؟

(ہ) شاعر نے نظم کے آخری شعر میں کسے توجہ دلائی ہے؟

۲۔ نظم میں مثال، انتقال، حال، شِغال اور وصال ہم آواز الفاظ استعمال ہوئے ہیں، ایسے الفاظ کیا کہلاتے ہیں؟

۳۔ متن کی روشنی میں درست جواب پر نشان (✓) لگائیں:

(الف) شاعر کے پیشِ نظر یہ نظم لکھنے کا مقصد ہے:

(i) تنقید برائے تنقید (ii) مزاح

(iii) طنز برائے اصلاح (iv) مبالغہ آرائی

(ب) یہ نظم کس شاعر نے لکھی ہے؟

(i) جمیل الدین عالی (ii) دلاور فگار

(iii) محمود سرحدی (iv) ضمیر جعفری

(ج) جو شخص اس سڑک پر گیا پھر:

(i) تھک کر چُور رہوا (ii) زخمی ہو کر آ گیا

(iii) کبھی لوٹ کر نہ آیا (iv) پھسل پڑا

(د) یہ نظم کس مجموعے سے لی گئی ہے؟

(i) اندیشۂ شہر (ii) مطلع عرض ہے

(iii) سنگینے (iv) فی سبیل اللّٰہ

(ہ) شاعر نے کس سڑک کا مضحکہ اُڑایا ہے؟

(i) مال روڈ (ii) مال گودام روڈ

(iii) طارق روڈ (iv) بندر روڈ

(و) اس سڑک پر تانگے اُلٹ جانے سے گھوڑوں پر کیا گزرتی ہے؟

(i) بھاگ جاتے ہیں (ii) بے ہوش ہو جاتے ہیں

(iii) مر جاتے ہیں (iv) بیٹھ جاتے ہیں

(ز) سڑک پر شغال کے چیخنے سے واضح ہوتی ہے:

(i) ویرانی (ii) آمد و رفت

(iii) رونق ہی رونق (iv) اُداسی

۴۔ نظم کو ذہن میں تازہ کریں اور درجِ ذیل مصرعوں کو مکمل کریں:

(الف) جس قدر ویراں ہے یہ، ہیں اس قدر وہ ....

(ب) دفن ہو سکتا ہے جن میں .... بعد از وصال

(ج) .... جاتے ہیں ریڑھے، لڑکھڑا جاتی ہے جیپ

(د) اس پہ جانے کا کبھی ہوتا ہے جس کو ....

(ہ) سوچتا رہتا ہوں کب میرے .... کی طرح

۵۔ نظم کا خلاصہ تحریر کریں۔

۶۔ نظم کا مرکزی خیال دو تین جملوں میں لکھیے۔

سرگرمیاں

۱۔ کسی اور مزاحیہ شاعر کی ایک نظم جماعت میں سنائی جائے۔

۲۔ یہ نظم کاپیوں پر لکھیں۔

۳۔ شاعر نے نظم میں سڑک کا مزاحیہ انداز میں ذکر کیا ہے۔ پطرس بخاری نے جی ٹی روڈ کا جو حلیہ اپنے مضمون ''لاہور کا جغرافیہ'' میں بیان کیا ہے، اُستاد صاحب کی مدد سے وہ تلاش کر کے جماعت میں سنایا جائے۔

اساتذہ کرام کے لیے

۱۔ طلبہ کو بتایا جائے کہ مزاح نگار صورتِ واقعہ سے کس طرح مزاح پیدا کرتا ہے۔

۲۔ طلبہ کو بتائیں کہ بات پُر لطف انداز میں کیسے کہی جاسکتی ہے۔

۳۔ طلبہ کو بتائیں کہ عام نظم اور مزاحیہ نظم میں کیا فرق ہوتا ہے۔

۴۔ طلبہ سے دریافت کریں کہ اُنھوں نے اور کوئی مزاحیہ نظم پڑھی ہے تو وہ رسالہ یا کتاب جماعت میں لا کر دوسروں کو سنائیں۔